15 نومبر 2012ء

مائیکروفنانس اور برانچ لیس بینکاری میں اسٹیٹ بینک کے ریگولیٹری کردار کو عالمی سطح پر سراہا گیا

پاکستان میں مائیکروفنانس اور برانچ لیس بینکاری کے شعبوں کی ترقی کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے پر اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ریگولیٹری کردار کو بین الاقوامی طور پر سراہا گیا ہے۔ عالمی شہرت یافتہ اخبار فنانشل ٹائمز اور عالمی بینک نے بینکاری سے محروم آبادی تک مالی خدمات بہم پہنچانے کے سلسلے میں جدت پسندانہ طریقے اختیار کرنے پر اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

فنانشل ٹائمز کی 6 نومبر اشاعت میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں کہا گیا ہے کہ مائیکروفنانس کے شعبے میں پاکستان ان ملکوں میں شامل ہے جہاں ریگولیٹری ماحول بہترین ہے اور اس کا مائیکروفنانس کا شعبہ بہت تیزی سے ترقی کر رہا ہے، جہاں قرض لینے والوں کی تعداد 3 ملین ہے۔ اسٹیٹ بینک کی مارکیٹ کی حوصلہ افزائی کی کوششوں کی بنا پر پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جہاں موبائل بینکنگ میں جدت پسندانہ طریقے استعمال کیے جا رہے ہیں۔

عالمی بینک کے کنسلٹیو گروپ ٹو اسسٹ دی پور (CGAP) نے بھی اپنی حالیہ اشاعت میں پاکستان کو دنیا کی تیزی سے نمو پاتی ہوئی برانچ لیس بینکنگ مارکیٹ اور جدت پسندی کی تجربہ گاہ قرار دیا ہے۔

اسٹیٹ بینک نے قائدانہ کردار ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف پالیسی اور اسٹریٹجک اقدامات کے ذریعے انڈسٹری کے ساتھ مل کر کام کیا ہے تاکہ مالی مارکیٹ کو یکسر بدلا جاسکے اور اسے معاشرے کے غریب اور محروم طبقات تک مالی خدمات پہنچانے کے لیے ایک کارگر اور مارکیٹ بیسڈ (market based) مساویانہ نظام بنایا جاسکے۔ واضح رہے کہ اسٹیٹ بینک مارکیٹ انفرااسٹرکچر کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور مائیکروفنانس انڈسٹری کے لیے رسک مینجمنٹ کو بہتر بنانے کے اپنے روایتی کردار سے بڑھ کر کام کر رہا ہے۔ خاص طور پر اسٹیٹ بینک نے مائیکروفنانس کے لیے مخصوص کریڈٹ بیورو قائم کرنے، ملک گیر سطح پر مالیاتی خواندگی پروگرام شروع کرانے، مختلف مارکیٹ سرویز اور اسٹڈیز کرانے، مائیکروفنانس بینکوں میں بڑی تبدیلیاں لانے اور مائیکروفنانس بینکوں کی 6 ارب روپے کی کمرشل فنڈنگ کو کریڈٹ میں اضافے کے طریقہ کار کے ذریعے نئے قرض داروں کو قرضوں کی فراہمی میں خاصی سرمایہ کاری کی ہے۔ مرکزی بینک ڈی ایف آئی ڈی (DFID) کے مالی تعاون سے چلنے والے فنانشل انکلوژن پروگرام (FIP) کے تحت مائیکروفنانس اور مالی خدمات فراہم کرنے والے بڑے اداروں کو اسمارٹ سبسڈیز کے ذریعے استعداد کاری (capacity building) اور جدت پسندی میں بھی مدد فراہم کر رہا ہے۔

اسٹیٹ بینک کی ان کوششوں کے نتیجے میں ملک میں اب دس مائیکروفنانس بینک کام کر رہے ہیں۔ مائیکروفنانس بینکوں نے بھی سرمایہ فراہم (injection) کر کے اپنے سرمائے کی بنیاد (base) کو مستحکم کیا ہے اور اب ان کے پاس سرمائے کی سطح مستحکم ہے۔ تمام مائیکروفنانس بینک مقامی و بین الاقوامی سرمایہ کاروں کی نجی ملکیت ہیں جن میں بینک، ترقیاتی ایجنسیاں، سرمایہ کاری فنڈز، موبائل نیٹ ورک آپریٹرز اور بڑے ملکی مائیکروفنانس ادارے (ایم ایف آئیز) شامل ہیں۔ مختلف قسم کی ملکیت اور طریقوں سے پالیسی کی پائیداری اور مائیکروفنانس شعبے کی استقامت کا اظہار ہوتا ہے۔

وسیلہ مائیکروفنانس بینک (میسرز اوریکام/موبی لنک کی اسپانسر یافتہ) کی جانب سے کاروبار کے آغاز سے اب برانچ لیس بینکاری کے تین بڑے ادارے ملک میں کام کر رہے ہیں۔ بینکاری اور مائیکروفنانس کے ریٹیل نیٹ ورک میں ایجنٹس اور موبائل فون ذرائع (channels) سے خاصا اضافہ ہو گیا ہے۔ ایجنٹوں کا نیٹ ورک اب تیس ہزار سے تجاوز کر چکا ہے اور اس وقت ہر ماہ 10 ملین سودوں (transactions) کی پروسیسنگ کر رہا ہے اور اس کی نمو میں تیزی آ رہی ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ برانچ لیس بینکاری کی کامیابی ملک میں نئی ریٹیل بینکاری کے انقلاب کی صرف شروعات ہے۔ اسٹیٹ بینک مختلف فریقوں کے مفادات کو ہم آہنگ کرنے کے لیے کئی ماڈلز (models) پر کام کر رہا ہے۔ اس طرز فکر کے تحت ممتاز بینکوں اور ٹیلی کام کمپنیوں کو سہولت دی گئی ہے جو کہ اب برانچ لیس بینکاری کے شعبے میں داخل ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں۔ اس پیش رفت سے ان توقعات کو تقویت ملتی ہے کہ تبدیلی پر مبنی برانچ لیس بینکاری ماڈلز (models) پاکستان میں فنانس تک رسائی کو بہتر بنانے میں بڑی تبدیلی لاسکتے ہیں۔

☆☆☆